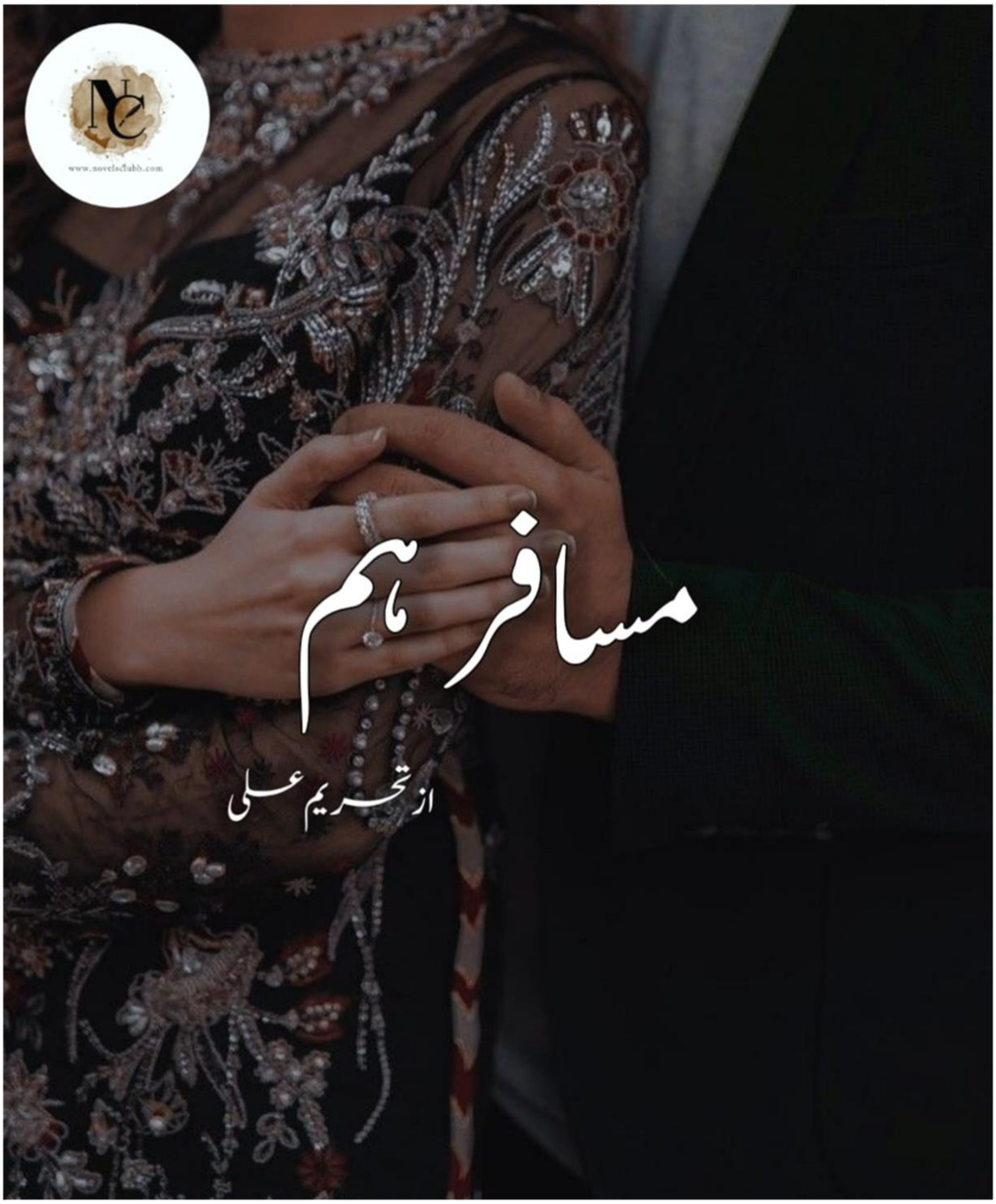
مسافر ہم
از تحریم علی

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

مسافرھم

از قلم تحریم علی

پہلی قسط

سورج غروب ہونے کے قریب تھا۔آسمان پر جا بجا پرندے اپنے گھروں کی طرف جاتے دکھائی دے رہے تھے۔اسی اثناء میں ہم اپنی کہانی کی طرف بڑھتے ہیں۔وہ جو سکون سے خوابِ خرگوش کے مزے لے رہا تھا پانی کے حملے سے ہڑبڑا کے اٹھا۔

یہ کیا بدتمیزی ہے؟''آرش نے صدمے سے اپنی گیلی شرٹ کو اور پھر سامنے کھڑی حیام کو دیکھا۔

''تم نے کہا تھا کہ شام میں آئسکریم کھلانے لے کر جاؤ گے۔''حیام نے آرش کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی بات کہی۔

www.novelsclubb.com

"اور وہ کس خوشی میں؟"آرش نے بیڈ سے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

"دوپہر میں جو Ludo کا میچ ہارے تھے اسی خوشی میں "!حیام نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ !لیکن میں نہیں لے کے جا رہا۔"آرش نے حیام کو چڑانے کے لیئے کہا۔

"کیوں؟تم نے شرط لگائی تھی اب پوری کرو "حیام نے دونوں ہاتھ کمر پہ ٹکاتے ہوئے لڑاکا عورتوں کی طرح آرش کا راستہ روکا۔

"سوری!اور پیاری بہن شرط لگانا گناہ ہے ویسے بھی میں ایسے کام نہیں کرتا۔بلکہ میں تو کہتا ہوں تم بھی مت کیا کرو۔"آرش نے حیام کو دونوں کندھوں سے تھام کے سائیڈ کیا اور آنکھ مارتا واشروم میں گھس گیا۔

"cheater!"حیام پیر پٹختی وہاں سے چلی گئ۔

****

www.novelsclubb.com

دیوار پہ لگی LED پہ آنکھیں ٹکائے،ہاتھ میں پاپکارن کا باؤل پکڑے وہ مزے سے فٹبال میچ دیکھ رہی تھی۔

"عنایہ !عنایہ!"۔گھر میں داخل ہوتے ہوئے سعد نے اپنی بہن کو پکارا۔

"یہاں پہ ہوں۔"صوفے پہ بیٹھے بیٹھے عنایہ نے آواز لگائی۔

"لیجیے محترمہ آپکی چاکلیٹ اور چپس۔"سعد نے شاپر عنایہ کو تھماتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو سو مچ !آئی لو یو بھائی" عنایہ کو تو جیسے چاکلیٹ اور چپس نہیں کہیں کا خزانہ مل گیا تھا۔

"آئی لو یو ٹو !اب اچھی سی چائے پلادو۔"سعد نے اسکے ہاتھ سے

www.novelsclubb.com

ریموٹ اور پاپکارن لیتے ہوئے کہا۔

"ابھی لائی۔!"عنایہ شاپر اٹھاتی کچن کی طرف بڑھ گئ۔

****

آرش جب کپڑے بدل کے باہر آیا تو حیام کو تلاش کیا۔"یہ کہاں گئی؟" لاونج سے گزرتے ہوئے اسکی نظر کچن کاونٹر پہ بیٹھی حیام پہ گئی جو زرناب سے باتوں میں مصروف تھی۔آرش اپنی ہنسی کو بمشکل کنڑول کرتا اس کے پاس جا کھڑا ہوا۔

"کیا مسئلہ ہے؟"حیام نے انکھیں چھوٹی کرتے ہوئے آرش سے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔میں تو زرناب سے چائے کا بولنے آیا تھا۔اب تم مجھ ننھی سی جان پہ شام کے وقت پانی پھینکو گی تو مجھے زکام ہو جائے گا اور وہ میں چاہتا نہیں۔"آرش نے اسی کے برابر کاونٹر پہ بیٹھتے ہوئے جواب دیا۔

"ننھی سی جان تو دیکھو۔ہنہ "!حیام نے منہ چڑھاتے ہوئے کہا۔

"اچھا بس !ہر وقت لڑنے کی پڑی رہتی ہے۔"زرناب نے ان دونوں کی بحث کو ختم کرنے کے لیے کہا۔

www.novelsclubb.com

ابھی حیام یا آرش کچھ بولتے کہ کچن میں نووارد داخل ہوا۔

"اسلام و علیکم"۔"وعلیکم اسلام "ان تینوں نے سلام کا جواب دیا۔

"زرناب میرے لئےبھی ایک کپ چائےبنا دینا۔"ابھی وہ یہ کہ کہ جانے ہی لگا تھا کہ آرش نے اواز لگائ۔

"مائل بھائی !میٹنگ کیسی گئ آج کی؟"اس نے ہمائل کی گردن میں بازو حائل کرتے ہوئے پوچھا۔

"اچھی "!سنجیدگی سے جواب آیا۔

"شاباش برو۔بس اسی طرح محنت کر کے میرا سر فخر سے بلند کرنا۔" آرش نے جوش میں کہا۔

"اچھا اچھا "!آرش کی نوٹنکی پہ وہ ہلکا سا مسکرایا جس سے گال کا گڑھا واضح ہوا۔

www.novelsclubb.com

"اب فریش ہونے چلا جاؤں؟"

"اوہ !ہاں "!آرش نے اپنا بازو پیچھے کرتے ہوئے کہا۔

"چلو تم دونوں کو آئیسکریم کھلا کر لاؤں۔"ہمائل کے جاتے ہی آرش نے دونوں کو آفر کی۔

"بس سب کو چائے دے آؤں تو پھر چلتے ہیں۔"زرناب نے چائے کے کپ ٹرے میں رکھتے ہوئے کہا۔

"جاؤ تم جا کہ گاڑی کی چابی لے کر آؤ۔"زرناب کے جاتے ہی آرش نے حیام سے کہا۔

"میں نہیں لا رہی۔خود لے آؤ۔"حیام غصے سے کہتی نکل گئ۔

"جانا نہیں ہے؟"حیام کو جاتا دیکھ آرش نے پیچھے سے آواز لگائی۔

"جانا تو ہے۔"جانے کا نام سنتے ہی حیام کی آنکھوں میں چمک آگئ۔

"تو پھر چابی لاؤ۔"آرش اس سے پہلے مزید کچھ بولتا کہ زرناب آگئ۔

www.novelsclubb.com

"کیا لانا ہے؟"

"گاڑی کی چابی لانے کا بول رہے ہیں صاحب۔"حیام نے جھٹ سے جواب دیا۔

"کیوں؟بائک کو کیا ہوا؟"ایک اور سوال۔

''کچھ نہیں۔''آرش نے بیزاریت سے جواب دیا۔

''ہاں تو پھر گاڑی کی چابی کیوں چاہیۓ؟''ایک اور سوال۔

''دراصل کیا ہے نہ میری بائیک مایوں بیٹھی ہوئی ہے اسلئےمیں اسکو باہر نہیں لے کے جا رہا۔''آرش زرناب کے سوالات سے تنگ آچکا تھا۔

''ظاہر ہے تم دو ہو اور تمہیں ہی بیٹھنے میں ڈر لگتا ہے اس لئے کہ رہا ہوں گاڑی کی چابی لے آؤ۔''

''اچھا اچھا لا رہی ہوں ''!زرناب کہ کے چابی لینے چلی گئی۔

''میں عبایہ پہن کہ آئی۔''حیام بھی کہ کے چلی گئی۔

''یہاں کیوں کھڑے ہو؟کچھ چاہیے کیا؟''اریج جو اسد کی بیوی تھی کچن میں داخل ہوتے ہوئے آرش سے مخاطب ہوئی۔

www.novelsclubb.com

''نہیں تعٔ۔آپکی دو عدد چڑیل نندوں کا انتظار کر رہا ہوں۔انہیں آئیسکریم کھلانے لے کہ جا رہا ہوں۔آپ چلیں گی؟''

”نہیں تم لوگ جاؤ میں ذرا کھانے کا دیکھ لوں۔ابھی مہمان آنے والے ہیں تو مجھے انتظام بھی کرنا ہے۔ایک کام کرو بازل کو لے جاؤ۔“اریج نے برتن دھوتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ آرش کچھ کہتا زرناب اور حیام عبایہ پہن کہ تیار کھڑی تھیں۔تین سالہ ننھا بازل بھی شوز پہن کہ تیار تھا۔

”ماما میں رش چاچو ساتھ آئیسکیم کھانے جا رہا۔“ننھے بازل نے اپنی ماں کو کہا۔ابھی وہ سب کے نام ٹھیک طریقے سے نہیں لے پاتا تھا۔اور بولنے میں بھی تتلاہٹ تھی پھر بھی وہ اپنی بات سمجھا کہ ہی دم لیتا۔

”چلو“!آرش نے زرناب سے چابیاں لیتے ہوئے بازل کو گود میں اٹھایا اور وہ تینوں اریج کو اللہ حافظ کہتے نکل گ‍ئے۔

www.novelsclubb.com

****

"اچھا آئیسکریم لے کے وہیں کھاؤ گے یا گاڑی میں؟"آرش نے گاڑی پارک کرتے ہوئے پوچھا۔

"میرے خیال سے گاڑی میں ہی کھالیں گے کیونکہ گھر پہ مہمانوں نے بھی آنا ہے۔تم بتاؤ؟"زرناب نے حیام کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں ٹھیک ہے۔"حیام نے بھی اثبات میں سر ہلایا۔

"چلو پھر۔"آرش نے بازل کو گود میں اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

آئیسکریم پارلر میں گھستے ہی وہ لوگ فلیور بار کی طرف گئے۔

"میرا مینگو فلیور۔"زرناب نے جاتے ساتھ ہی کہا۔

"چاچو میرا چاکلیٹ۔"بازل نے بھی اپنا فلیور بتا دیا۔

"حیام تم بتاؤ؟"آرش نے سب کے آڈر لکھواتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ایک منٹ۔""امم پستہ فلیور۔"حیام کا آرڈر لکھوا کر ان چاروں نے اپنی اپنی آئیسکریم لی بلنگ کی اور پارکنگ کی طرف بڑھ گئے۔

" تم نے کونسا فلیور لیا ہے؟"زرناب نے آرش کو آئیسکریم کھاتے دیکھ پوچھا۔

"پوپو میری بہت اچھی ہے۔"ننھا بازل اپنی آئیسکریم کھاتے ہوئے بولا۔

"اچھا۔چلو جلدی جلدی فنش کرلو۔"زرناب نے ٹشو سے بازل کا منہ صاف کرتے ہوئے کہا۔

"تم تو بتاؤ اپنا فلیور؟"زرناب پھر سے آرش سے مخاطب ہوئی۔

"کیوں مجھ غریب کی آئسکریم پہ نظر لگا رہی ہو؟"آرش نے اپنے ہاتھ ٹشو سے صاف کرتے ہوئے کہا۔

"ایسی پوچھ رہی تھی۔مت بتاؤ۔"

"یار بلوبیری لیا تھا۔"آرش نے گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے کہا۔

"آرش تم نے ٹیسٹ نہیں کروائی۔"حیام فوراً بولی۔

"آئسکریم اپنی اپنی۔"آرش رئیرویو مرر (rare view mirror) سے حیام کو آنکھ مارتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

****

"اسلام و علیکم "!ان تینوں نے گھر میں داخل ہوتے ہی مہمانوں کو سلام کی۔

"وعلیکم السلام "!ڈرائنگ روم میں بیٹھے تمام لوگوں نے جواب دیا۔

"اور بھئی آرش میاں؟کیا کر رہے ہو آج کل؟"جمیل صاحب جو ماہین کے سسر تھے آرش سے مخاطب ہوئے۔

"کچھ نہیں انکل بس یونیورسٹی کا ایپٹیٹیوڈ ٹیسٹ دیا ہے رزلٹ کا انتظار ہے "آرش نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا ماشاءاللہ !اللہ کامیاب کرے۔"انہوں نے خوش دلی سے دعا دی۔

"ارے بھائی صاحب اللہ بھی تب کامیاب کرے جب یہ اولاد ہماری کچھ سنے۔لیکن یہ آجکل کے بچے ماں باپ کی سنتے کہاں ہیں "!عباس صاحب جو کہ آرش کے والد تھے بول پڑے۔"اس لڑکے نے اتنی مشکلوں سے انجینئرنگ کا ایپٹیٹیوڈ دیا ہے کہ بس۔اب ماشاءاللہ معیز کو ہی دیکھ لیں انجینئرنگ کرکے اسکالرشپ پہ ہی آسٹریلیا گیا ہے لیکن

www.novelsclubb.com

اسکو پتا نہیں کیا بھوت سوار ہے کہ گاڑیوں کا شوروم کھولنا ہے۔"عباس صاحب ہمیشہ کی کہی بات پھر لے کے بیٹھ گـئے تھے۔

"ارے ماشاءاللہ بہت لائق بچہ ہے ضرور کامیاب ہوگا۔"اجمل صاحب نے آرش کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔انکی بات سن کہ آرش پھیکا سا مسکرا دیا۔اسکا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ وہاں سے اٹھ کے بھاگ جائے۔اسکے باپ نے کبھی اسکے فیصلوں کو ترجیح نہیں دی تھی۔وہ دونوں بیٹوں کو انجینئر جب کہ حیام کو ڈاکٹر بنانا چاہتے تھے۔لیکن چونکہ حیام لاڈلی تھی اور عباس صاحب سے اپنی بات منوا کے ہی دم لیتی تھی اس لئے اس نے انجینئرنگ ہی چنی۔اپنے والد کی باتیں سن کے آرش گم صم سا اپنے خیالوں میں بیٹھا تھا کہ مہمانوں کی آواز پہ خیالوں سے باہر آیا۔

www.novelsclubb.com

"چلیں پھر ملتے ہیں۔خدا حافظ "!تمام افراد جانے لگے۔

"آرش سفیان اور بسمہ کو کل گھر چھوڑ دینا۔آج رات دونوں یہیں رک رہے ہیں۔"ماہین جو کہ ہمائل کی بڑی بہن تھی جاتے جاتے آرش کو ہدایت دینے لگی۔

"جی آپی۔"ماہین کی بات سنتے ہی آرش نے کہا۔

****

ملک ہاؤس میں تمام لوگ رات کے کھانے پہ موجود تھے سوائے آرش کے۔

"ارے بھئی آرش کہاں ہے؟"عابد صاحب نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"داوُو اسے بھوک نہیں ہے۔"حیام نے جلدی سے کہا۔

"طبیعت ٹھیک ہے اسکی؟ابھی تو بالکل ٹھیک تھا۔"عابد صاحب ذرا فکر مند ہوئے۔

''جی جی۔وہ ہم لوگ آئیسکریم کھانے گ ےئ تھے اسل ےئ ابھی اسکو بھوک نہیں ہے۔''

''آئسکریم سے بھی پیٹ بھرتا ہے؟''عباس صاحب بولے۔

حیام یہ کہ کہ جانے ہی لگی تھی کہ نادیہ بیگم نے روکا۔''تم تو کھالو۔''

''مجھے بھی بھوک نہیں ہے۔''یہ کہ کے حیام اپنے کمرے میں چلی گئ جبکہ تمام افراد کھانا کھانے لگے۔

****

www.novelsclubb.com

رات کا ایک بج رہا تھا۔ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔آسمان سیاہ تھا۔جگہ جگہ ننھے ننھے تارے ٹمٹماتے دکھائی دے رہے تھے۔وہ اپنے کمرے میں بیڈ پر لیٹا چھت کو دیکھ رہا تھا۔رات کے اس پہر کسی نے اس کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹایا۔وہ جانتا تھا کون ہوگا اس لئے لیٹا رہا۔

دروازہ کھلا اور ایک نووارد داخل ہوا۔اندر آتے ہی دیوار پہ لگے سوئچ سے لائٹ جلائی جس سے کمرا روشن ہوا۔بیڈ پہ لیٹے ہوئے آرش نے بازو اپنی آنکھ پہ رکھتے ہوئے اٹھنے کی کوشش کی۔"بند رہنے دو یار کیوں کھولی ہے؟"آرش نے بیزاری سے کہا۔

"کس بات کا سوگ منا رہے ہو؟"حیام نے پوچھا۔

"کچھ نہیں یار۔"آرش اب پیر لٹکا کہ بیٹھ گیا تھا۔

"بابا کی باتوں سے اداس ہو؟"حیام جانتی تھی اسکے اس طرح کمرے میں بند ہونے کی وجہ۔

"ہاہا !میں کیوں اداس ہوں گا۔"آرش کہ لہجہ میں واضح دکھ تھا۔

"ادھر آؤ۔"اس نے بیڈ پہ چڑھ کہ آرش کا سر اپنی گود میں رکھا اور اس کے سر میں ہاتھ سہلانے لگی کیوں کہ آرش کے موڈ کو ٹھیک کرنے کا یہی طریقہ تھا۔"شروع ہوجاؤ۔"

"تمہیں کیسے پتا چلتا ہے کہ میرا موڈ خراب ہے یا میں اداس ہوں؟" آرش آنکھیں موندے بولا۔

"بس لگ جاتا ہے۔"حیام نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"حیا"!آرش اکثر حیام کو" حیا "کہتا تھا۔

"ہمم؟"

"یار میں ایسا کیا کروں کہ بابا کو مجھ پہ فخر ہو؟"آرش نے حیام سے سوال کیا۔

"آرش تم بابا کی باتوں کو دل پہ مت لو۔"حیام نے اس کا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کی۔

"یار کیسے؟اگر کوئی باہر کا آ کے مجھے یہ سب کہے میں پرواہ بھی نہ کروں۔لیکن اپنے باپ کہ منہ سے ایسے الفاظ میری روح کو چھلنی کردیتے ہیں۔میں نے انکی خوشی کے لئے انجینئرنگ سے انٹر کیا۔

www.novelsclubb.com

یونیورسٹی کا انٹری ٹیسٹ بھی دیدیا۔اب مزید کیا کروں یار؟"آرش کے لہجے میں نمی کو حیام نے واضح محسوس کیا۔

"ارے کوئی بات نہیں آرش۔"حیام نے آرش کو بہلانے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

''تم صرف یہ جانتی ہو یہ سب باتیں میں تب سے سنتا آرہا ہوں جب میں نے بابا کو کہا تھا مجھے گاڑیوں کا شوروم کھولنا ہے۔لیکن تم وہ اذیت نہیں جان سکتی جس سے میں گزرتا ہوں۔تم نے اتنے آرام سے کہا ہے کہ میں بھلا دوں۔مجھ سے پوچھو کتنا مشکل ہوتا ہے پورے دن کی مصروفیات کے بعد بستر پر لیٹ کر کسی کی تلخ باتوں کو بھلانا۔اور وہ بھی کسی اور نہیں اپنے سگے باپ کی باتوں کو بھلانا۔''سب کو ہنسانے والا آرش صرف حیام کے سامنے روتا تھا۔وہ اپنے دل کا غبار صرف حیام کے سامنے ہی نکالتا تھا۔

''اچھا نہ چلو،اٹھو بس۔شاباش !کھانا کھاؤ آکے۔تمہارے چکر میں میں نے بھی نہیں کھایا۔''حیام نے جب اسکا موڈ تھوڑا خراب دیکھا تو فوراً بات بدلی۔

www.novelsclubb.com

****

"کیا بنا ہے؟"آرش جب فریش ہو کر آیا تو پوچھا۔

ٹیبل پہ رکھی ڈش پہ نظر پڑتے ہی اسکی انکھوں میں چمک آئی۔لیکن کچھ ہی سیکنڈس میں وہ چمک ماند پڑ گئی۔

"بیوہ بریانی۔اسکے بچے اور شوہر کہاں ہے؟"آرش نے صدمے سے چور لہجے میں پوچھا۔

"لا رہی ہوں نہ صبر رکھو۔"حیام نے سلاد اور گلاس ٹیبل پہ رکھتے ہوئے کہا۔آرش کے مطابق سلاد اور رائتہ بریانی کے بچے تھے جبکہ کولڈدڑنک اسکا شوہر۔

"ہاں اب ہوا ہے نہ مکمل پریوار۔"آرش نے کولڈدڑنک پیتے ہوئے کہا۔

"آرش اگر تمہاری فضول بکواس ہوگئ ہو تو کھانا کھا لو "حیام نے آنکھیں دکھائ تو آرش کی زبان کو بریک لگا۔

www.novelsclubb.com

****

اذانوں کی آواز پہ اسکی انکھ کھلی۔مندی آنکھوں سے سائڈ ٹیبل پہ رکھے موبائل پر ٹائم دیکھا۔تھوڑا کسمسائ پھر اٹھ کے بیٹھ گئ۔وضو کر کے اس نے فجر کی نماز پڑھی۔سورہ یٰس کی تلاوت کے بعد وہ اپنا پورٹیبل اسپیکر اٹھا کے باہر لان میں آگئ۔چپلیں اتار کے ٹھنڈے فرش پر چلتے ہوئے وہ سورۃ العنکبوت کی تلاوت سن رہی تھی۔

”جسے اللہ سے ملنے کی امید ہو تو بیشک اللہ کی میعاد ضرور آنے والی ہے اور وہی سنتا جانتا ہے .جو کوئ توقع رکھتا ہے اللہ کی ملاقات کی سو اللہ کا وعدہ آ رہا ہے اور وہ ہی سننے والا،جاننے والا ہے۔“[۵]العنکبوت

www.novelsclubb.com

یہ اسکا روز کا معمول تھا۔وہ آٹھ سال کی تھی جب اپنی دادی کے ساتھ ریڈیو پہ تلاوت سنتی تھی۔اسکی یہ عادت ابھی تک پختہ تھی۔وہ جو چہل قدمی کر رہی تھی بسمہ کی آواز پہ رکی۔

"آنی!آنی "!بسمہ حیام کو پکارتے ہوئے باہر آئی۔

"کیا ہوا؟"حیام نے اسپیکر بند کرتے ہوئے کہا۔

"سعد ماموں کے پاس چلیں؟وہ رات کو بھی نہیں آئے۔"بسمہ نے معصوم سی شکل بنا کر پوچھا۔

"رات کو وہ لوگ کہیں گئے ہوئے تھے اور ابھی وہ لوگ سو رہے ہوں گے۔تم کیوں اتنی جلدی اٹھ گئی۔آج تو سنڈے ہے۔"حیام نے اسکو کندھے سے تھاما اور اپنے ساتھ اندر لے گئی۔

"میں تو اسی ٹائم اٹھتی ہوں۔سفیان سوتا رہتا ہے بس۔"بسمہ نے معصومیت سے جواب دیا۔

"اچھا میڈم۔"حیام نے بھی مسکرا کر اسکی بات کا جواب دیا۔"ابھی تو سب سو رہے ہیں آپ کیا کرو گی؟"

www.novelsclubb.com

"مجھے باربی والی مووی لگادیں۔"بسمہ نے حل پیش کیا۔

"اوکے !ناشتہ کرو گی؟"حیام نے ٹی وی پہ بسمہ کی پسندیدہ مووی لگاتے ہوئے پوچھا۔

"نو"!بسمہ اب اشتیاق سے بیٹھی ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی۔

****

اتوار کے دن سب بڑے تقریباً8بجے تک ناشتہ کرلیتے جبکہ ینگ جنریشن کو12 بجے بھی بہت مشکل سے اٹھایا جاتا۔

"امی لے بھی آئیں پراٹھے۔"آرش نے کچن میں آواز لگائی۔

"یہ لو گرم گرم پراٹھے۔"نادیہ بیگم نے ہمائل اور آرش کو پراٹھا دیتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو چچی"!آرش نے پراٹھا اٹھاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"امی میں اور حیا بھی کب سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ہمارے پراٹھے؟"

زرناب نے کچن میں جاتی نادیہ بیگم سے پوچھا۔

"لا رہی ہوں صبر نہیں ہے۔اتنی بڑی ہو گئ ہو یہ نہیں ایک ناشتہ خود بنا لو اپنے لئے۔"نادیہ بیگم زرناب کی عزت افزائی کرتے ہوئے کچن میں چلی گئیں۔انکے جاتے ہی آرش کا چھت پھاڑ قہقہ گونجا۔

"واہ !زونی واہ ! صبح صبح تمہاری ذلالت دیکھ کہ دل میں ٹھنڈ پڑ گئ۔مزہ آگیا۔"آرش نے پراٹھے کا بڑا سا نوالہ منہ میں رکھتے ہوئے کہا۔ابھی زرناب کچھ کہتی کہ آرش نے زور زور سے کھانسنا شروع کردیا۔

"کیا ہوا ہے؟یہ لو پانی پیو۔"آرش کی کھانسی رکی تو ہمائل نے پانی کا گلاس بڑھایا۔

"نوالہ حلق میں پھنس گیا تھا۔"آرش نے پانی پیتے ہوئے جواب دیا۔

"جب دوسروں کا مذاق اڑاؤگے تو یہی ہوگا۔"بظاہر تو زرناب نے ہلکا بولا تھا لیکن آواز اتنی تھی کہ ڈائننگ پہ بیٹھے تمام افراد نے سنی۔

"تم نے ہی نظر لگائی ہو گی۔چڑیل "!پانی کا گلاس رکھتے ہوئے آرش نے زرناب کی طرف غصیلی نظروں سے دیکھا۔

"جو ہوتا ہے وہی ہوتا ہے۔"بچپن کا رٹا ہوا جملہ پھر دہرایا گیا۔

"یار ماموں "!سفیان جو کب سے بازل کے ساتھ کارٹون دیکھ رہا تھا آرش کے برابر آ کہ بیٹھ گیا۔

"کیا ہے بھانجے؟"آرش نے سفیان کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"میں بور ہو رہا ہوں ماموں۔"سفیان نے لفظ" بور "پہ زور دیتے ہوئے کہا۔

"تو میں کیا کروں بھانجے؟سرکس شروع کردوں؟"

"آپ شادی کرلو۔میرا دوست ہے عالیان اسکے ماموں کی شادی ہوئی ہے۔اس نے مجھے بتایا کہ اس نے خوب انجوائے کیا تھا۔"سفیان کچھ زیادہ ہی جذباتی ہوگیا۔

"ارے بھانجے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا چاہیے،شادی کے لئے اماں کا اشارہ چاہیے۔"آرش نے ٹھنڈی آہیں بھرتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا اگر اماں نے وہی اشارہ تایا جان کو کر دیا نہ تو تمہیں تنکے کا سہارا بھی نہیں ملنا۔"اس سے پہلے کوئی کچھ بولتا زرناب نے بولنا ضروری سمجھا۔

”تم مجھ جیسے ہینڈسم انسان سے جیلس ہو رہی ہو بس اور کوئی بات نہیں ہے۔“آرش نے زرناب کو چڑاتے ہوئے کہا۔

”جیلس اور تم سے۔ہنہہ !اتنا لو اسٹینڈرڈ نہیں ہے میرا۔“زرناب نے بھی چائے کا آخری گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔

اس سے پہلے کہ کھانے کی میز جنگ کا میدان بنتی فون کی گھنٹی بجی۔

”اسلام علیکم !کون؟“حیام نے ریسیور اٹھایا۔”جی اچھا۔“مقابل کی بات سن کے اس نے جواب دیا،ریسیور کو ہولڈ پہ لگا کہ وہ کچن میں چلی گئی۔

”دیکھ کہ آؤ کس کا فون ہے؟“آرش نے زرناب کے کان میں کہا۔جو ابھی کچھ دیر پہلے لڑرہے تھے اب دوست بنے بیٹھے تھے۔اس دوران عالیہ بیگم فون پہ بات ختم کر چکی تھیں۔

”ماما کس کا فون تھا؟۔“آرش نے پوچھا۔تجسس کے مارے زرناب اور آرش کا برا حال تھا۔

www.novelsclubb.com

”جلال بھائی کا فون تھا۔شام کو آنے کا کہہ رہے تھے۔“عالیہ بیگم بتا کہ چلی گئیں اور وہ دونوں پیچھے منہ کھول کہ رہ گئے۔

”منہ بند کرلو۔مکھی گھس جائے گی۔“حیام نے ڈائننگ صاف کرتے ہوئے کہا۔

”یار وہ کنزا اتنی زہر لگتی ہے نہ مجھے۔بات کرو نہیں پھر بھی چپکتی ہے۔“آرش نے سڑے منہ کے ساتھ زرناب کے کان میں سرگوشی کی۔

”i agree اتنی over ہے مت پوچھو۔دونوں بھائی بہن شو اوف کرتے رہتے ہیں۔“زرناب نے بھی اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔

www.novelsclubb.com

****

ملک ہاؤس کے تمام افراد اس وقت ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے۔

سربراہی صوفے پر عابد صاحب۔ایل شیپ صوفے پہ باقی کے لوگ

جب کہ ینگ جنریشن فلور کشنز پہ بیٹھی تھی۔

''ابا دراصل اگلے ہفتے ہم لوگ عمرے پہ جا رہے ہیں۔تو سب کی

دعوت کی ہے اسی سلسلے میں آپ لوگوں کو دعوت دینے آئے تھے۔کنزا

کی سالگرہ بھی ساتھ ہی منائیں گے۔''جلال صاحب نے خاموشی کو توڑا۔

''میاں میں نہیں آؤں گا۔باقی یہ لوگ اور بچے آجائیں گے۔''عابد

صاحب کہتے ہوئےاٹھے اور چلے گئے۔

''تم سب لوگ آنا مجھے اچھا لگے گا۔''جلال صاحب نے ان سب کو

ایک نظر دیکھا اور اٹھے۔

www.novelsclubb.com

''ارے بھائی صاحب بیٹھئے۔''انکو کھڑے ہوتا دیکھ اعجاز صاحب جلدی

سے بولے۔

''نہیں بس دعوت دینے آیا تھا۔اب چلتا ہوں۔''جلال صاحب نے

جاتے ہوئے سب کو سلام کیا اور کمرے سے چلے گئے۔انکے جاتے ہی

سب بڑے بھی اپنے اپنے کاموں میں لگ گئےجب کہ آرش،زرناب،عنایہ اپنی پوزیشنس سنبھال کہ بیٹھ گئے۔زرناب نے حیام،ضارف اور سعد جو کہ ضارف کا بڑے بھائی تھا روک لیا۔آرش نے لیپٹاپ پہ اپنے بڑے بھائی معیز کو ویڈیو کال ملالی۔جب کہ عنایہ ہمائل کو بلا لائی۔اب ان سب کی کانفرنس آپ سب بھی ملاحظہ فرمائیں۔

"اس نکچڑی کی برتھڈے پر میں نے نہیں جانا۔"آرش نے دونوں ہاتھ اٹھا کہ منع کرتے ہوئے کہا۔

"میں بھی نہیں جاؤں گی۔"زرناب نے آرش کی ہاں میں ہاں ملائی۔

"ویسے ہر وقت ٹوم اینڈ جیری کی طرح لڑتے رہیں گے اب اپنے مطلب کے لئےایک ہو گئےہیں دونوں۔"اسپیکر سے معیز کی اواز گونجی۔

"انہیں چھوڑیں بھائی آپ بتائیں کب آئیں گے۔ "!i miss you حیام نے لیپٹاپ سکرین اپنے سامنے کرتے ہوئے پوچھا۔

"جو یہاں ہیں انکی قدر کرلو۔"معیز کچھ بولتا اس سےپہلے آرش نے لقمہ دینا ضروری سمجھا۔جس پہ حیام نے اسکو گھوری سے نوازا۔

www.novelsclubb.com

”ہاں یار بتا کب آرہا ہے؟“سعد نے سب کو اگنور کرتے ہوئے معیز سے پوچھا۔

”بس اِنشاللہ !اس مہینے کے آخر میں آرہا ہوں “.

”یس “!حیام نے مکا بنا کے ہاتھ ہوا میں اچھالا۔

”تم لوگوں کے لئے کیا لاؤں؟“معیز نے سب سے پوچھا۔

”کچھ نہیں۔یہاں سب کچھ ملتا ہے۔تم آجاؤ بس۔“اس پوری گفتگو میں ہمائل نے پہلی دفعہ حصہ لیا۔

”میری ایک لسٹ ہے بھائی۔میں واٹس ایپ کردوں گا۔“آرش نے سب کو منع کرتے دیکھا تو فوراًبول پڑا۔

”اور میرے لےٗ چاکلیٹس اور کینڈیز۔“عنایہ نے بھی اپنی فرمائش کردی۔

www.novelsclubb.com

”عنایہ “!ابھی ضارف اسے کچھ کہتا کہ معیز نے اسے ڈانٹ دیا۔

”خبردار میری گڑیا کو کچھ مت کہنا۔“عنایہ چھوٹی ہونے کی وجہ سے گھر بھر کی لاڈلی تھی۔مجال کوئ اسکو کچھ کہ سکتا۔

"اچھا بھائی وہ میں کہ رہا تھا کہ یونی ورسٹی میں لڑکیاں تو ہوں گی۔ یہاں بھی چار کنوارے ہیں۔ذرا دیکھ لینا۔"آرش نے انتہائی مسکینوں والی شکل بنا کہ کہا کہ سب کو ہنسی آگئی۔

"تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ یہاں صرف تین کنوارے رہ گئے ہیں۔"عنایہ نے آرش کے کندھے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے معصومیت سے کہا۔

"کیوں تم نے میرے لۓ لڑکی ڈھونڈ لی ہے کیا؟یار عنایہ تم کتنی اچھ۔"

"او ہیلو !بریک لگاؤ۔"ابھی آرش اپنی بات مکمل کرتا اس سے پہلے عنایہ نے اسے روکا۔"سعد بھائی کا رشتہ پکا ہو گیا ہے۔معیز بھائی آئیں گے تو منگنی ہوگی۔"عنایہ جیسے جیسے بتا رہی تھی ویسے ویسے وہاں بیٹھے تمام افراد کے منہ کھل رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اوئے چھپے رستم بتایا کیوں نہیں تو نے؟"معیز نے سعد سے پوچھا۔

"یار امی نے ممانیوں کے ساتھ مل کے خود ہی سب کرلیا۔وہ تو کل رات کو ہم شادی پہ گۓ امی کے دوست کے بیٹے کی تو وہاں دکھائی کہ

یہ لڑکی پسند کی ہے۔"سعد نے معصومیت سے جواب دیا۔اس سے پہلے کہ کوئی کچھ بولتا زرناب نے گود میں رکھا کشن عنایہ کے بازو پہ مارا۔

"تم نے بھی نہیں بتایا ہمیں۔جاؤ اب بات مت کرنا۔"

"ہاں ویری گوڈ زونی۔حیا بلکہ میں تو کہتا ہوں تم بھی بات مت کرنا اس سے۔"آرش نے جلتی پہ تیل کا کام کیا۔

"تم چپ کرو "عنایہ نے آرش کے کندھے پہ تھپڑ لگایا اور زرناب کے دونوں ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیئے۔"یار زونی قسم سے مجھے کچھ بھی نہیں پتا تھا۔ہم دونوں کو کل شادی میں پتا چلا اور ضارف کو بھی گھر آ کے بتایا تھا۔آرش کی قسم۔"آرش جو کب سے ٹیڑھے میڑھے منہ بنا کہ عنایہ کی گفتگو سن رہا تھا اپنے نام پہ سیدھا ہوا۔"کیا بھئی میری قسم کیوں کھا رہی ہو؟اپنی کھاؤ۔مجھے کیوں بھری جوانی میں مارنا چاہ رہی ہو۔ میرا تو کہیں رشتہ بھی نہیں ہوا۔"آرش نے اپنے مصنوعی آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔اور پورے ڈرائنگ روم میں قہقہے گونجنے لگے۔

www.novelsclubb.com

''اچھا خیر تم سب ضرور جانا۔تایا جان خود دعوت دینے آئے ہیں اور تصویریں بھی بھیجنا۔''معیز نے سب کو کہا۔

''ہاں بے فکر رہو سب جائیں گے۔''سعد نے یقین دلایا۔

''تصویروں کی ٹینشن نہیں لینی بھائی۔میں اپنے حسین کیمرے میں کھینچ کر آپکو بھیجدوں گا۔''آرش نے اپنے موبائل کی شان میں قصیدے شروع کردیئے۔

****

آج کے دور میں کزنز/بہن بھائیوں کا پیار خاندانی مسائل،حسد اور لڑائی جھگڑوں کی نظر ہوگیا۔اب لوگ جوائنٹ سے زیادہ الگ الگ رہنا پسند کرتے ہیں۔لیکن اس دور میں بھی" ملک ہاؤس "تھا جو عابد صاحب کے اصولوں کی وجہ سے اپنی جگہ کھڑا تھا۔اس گھر میں بسنے والوں کے دلوں میں پیار ہی پیار تھا۔عابد صاحب اپنی اہلیہ اور پانچ بچوں

www.novelsclubb.com

ظفر،جلال،عباس،نگہت اور اعجاز کے ساتھ ہنسی خوشی زندگی گزار رہے تھے۔لیکن کہتے ہیں نہ وقت ایک سا کہاں رہتا ہے۔ایسا ہی کچھ ملک ہاؤس کے مکینوں کے ساتھ ہوا تھا۔ماضی میں ہونے والے چند حادثوں نے عابد صاحب کو پتھر دل بنا دیا تھا۔ماضی کی باتوں کو چھوڑ کے حال میں واپس آتے ہیں۔

****

فضامیں ہلکی ہلکی خنکی تھی۔فروری کا آخر چل رہا تھا۔مغرب کی آذان سارے میں گونج رہی تھی۔ایسے میں" ملک ہاؤس "کے مکینوں میں ہلچل مچی ہوئی تھی۔سب دعوت میں جانے کے لئے نکل رہے تھے۔

”چلو آرش !تمہاری شادی نہیں ہے جو اتنا تیار ہو رہے ہو۔“ضارف نے آرش کی تیاریوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ارے یار رشتہ اور موت کا فرشتہ کہیں بھی آسکتے ہیں اِسلئے تیار رہنا چاہئے۔"آرش نے ہاتھ پہ گھڑی پہنتے ہوئے کہا۔

"اور کچھ؟"ضارف نے اپنی مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے کہا۔

"فالحال اتنا ہی۔"آرش نے دروازہ بند کیا اور وہ دونوں گاڑی کی طرف بڑھ گئے۔

"یار بس کردو تم دونوں۔"حیام جس کو تصویروں سے سخت چڑ تھی زرناب اور عنایہ پہ برہم ہوئی۔

"کیا ہوا۔"عنایہ نے معصومیت سے پوچھا۔

"اگر تم دونوں نے مزید ایک تصویر لی تو میں نے موبائل چلتی گاڑی سے نیچے پھینک دینا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں ویری گڈ حیا۔اس چھپکلی کا سب سے پہلے پھینکنا۔"اس سے پہلے کوئ کچھ بولتا آرش نے گردن گھما کہ اپنا مشورہ دیا۔

"چپ کرو تم۔باگڑ بلا نہ ہو تو۔"عنایہ بھی کہاں چپ رہنے والی تھی۔

"اچھا بس۔"اس سے پہلے گاڑی میدانِ جنگ بنتی ہمائیل نے سب کو خاموش کروادیا۔

"آرش ایک بات بتاؤ؟"عنایہ نے آگے ہو کے آرش کو مخاطب کیا۔

"ہمم۔پوچھو؟"

"یہ تم مجھے ہر وقت چھپکلی کیوں کہتے ہو؟"عنایہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا۔

"ایسئی۔۔کیوں تمہیں برا لگتا ہے کیا؟"آرش نے سنجیدگی سے پوچھا۔

"ہاں"!عنایہ جواب دے کر واپس پیچھے ہو کہ بیٹھ گئ۔اسکو لگا شاید آرش اسکی بات سمجھ گیا لیکن وہ غلط تھی۔

"intresting"۔لیکن اصولاًتو برا چھپکلی کو لگنا چاہیئے۔"آرش نے اپنی

www.novelsclubb.com

مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے اپنی بات مکمل کی۔

"بدتمیز"!بات سمجھ آنے پر عنایہ نے آرش کو نئےلقب سے نوازا۔

"مائل بھائی گانے لگا لوں؟"ابھی خاموشی ہوئے بمشکل دس منٹ گزرے تھے کہ آرش کی زبان میں ہلچل ہوئی۔

''بس پہنچنے والے ہیں۔خاموشی سے بیٹھ جاؤ۔''ہمائل کی بات پہ آرش سیدھا ہو کہ بیٹھ گیا۔اور عنایہ کے کلیجے میں ٹھنڈ پڑ گئی۔

****

کبھی کبھی کسی جگہ جا کر انسان کو یہ محسوس ہوتا ہے کہ اس نے وہاں جا کہ غلطی کی۔بلکل یہی حال ملک ہاؤس کی ینگ جنریشن کا ہو رہا تھا۔

''میں نے پہلے ہی کہا تھا نہیں آتے۔اچھا خاصا دادو کے پاس رک رہا تھا۔''آرش نے بیزار ہوتے ہوئے کہا۔

''یار ویسے کنزا اور عمر سلام کرنے تو آ سکتے تھے۔''زرناب نے جوس کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

''تم لوگ خاموشی سے نہیں بیٹھ سکتے۔ہم ہمارے لئے کافی ہیں۔''حیام نے زرناب اور آرش کو ٹوکتے ہوئے کہا۔

''چلو یار سیلفی لیتے ہیں۔''ضارف نے سب کا موڈ ٹھیک کرنے کی غرض سے کہا۔

''اوئے واٹس ایپ کر جلدی۔''آرش نے ضارف کو موبائل جیب میں رکھتے دیکھا تو بولا۔

''اچھا رک۔''

''آج میری تعریف بھی نہیں کی کسی نے۔''عنایہ کو بیٹھے بٹھائے اچانک یہ خیال آیا۔

''اچھا ویسے کون کرتا ہے؟زرناب نے شریر مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

''تم جیسا سوچ رہی ہو ویسا کچھ بھی نہیں ہے۔''عنایہ نے زرناب کی کہنی پہ مکا مارتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

''عنایہ آج تم بے حد حسین لگ رہی ہو بالکل کاکروچ کی طرح۔''

آرش نے عنایہ کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔عنایہ جو آرش کی پہلی بات پہ حیران ہوئی تھی دوسری بات پہ فوراًبولی۔

''تمہیں میں کاکروچ دکھ رہی ہوں؟''

"بالکل۔سو فیصد "آرش نے معصومیت سے جواب دیا۔

آرش کی بے نیازی پہ عنایہ کا پارہ چڑھ گیا۔"تمہیں میں کس اینگل سے کاکروچ لگ رہی ہوں؟"عنایہ نے آنکھیں چھوٹی کر کے پوچھا۔

"ایک دفعہ اپنے کپڑوں کو دیکھو۔"آرش بھی کہاں خاموش رہنے والوں میں سے تھا۔

"کیا ٹھیک تو ہیں۔"عنایہ نے اپنے کپڑوں کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔اس نے مہرون رنگ کا انارکلی فراک جس پہ سنہری کڑھائی کی گئی تھی ہم رنگ چوڑی دار پاجامہ اور گولڈن نیٹ کے دوپٹے کے ساتھ پہن رکھا تھا۔اس نے ایک نظر کپڑوں کو اور ایک نظر آرش کو دیکھا۔اور اس سے پہلے آرش کا حلیہ بگڑتا حیام نے عنایہ کو ٹھنڈا کیا۔

www.novelsclubb.com

"عینی تم بہت پیاری لگ رہی ہو اس کی تو عادت ہے ایسے ہی فضول بولنے کی۔"حیام نے عنایہ کے گال کھینچتے ہوئے کہا۔

"کافی پیار ہے تم لوگوں میں "!اس سے پہلے کوئی کچھ بولتا کسی نووارد کی آواز گونجی۔

''الحمداللہ۔کبھی غرور نہیں کیا۔''زرناب نے ہلکی آواز میں کہا۔

''وہ میں ملنے آئی تھی۔کیسے ہو تم سب؟۔''کنزا زرناب کے جواب پہ سٹپٹا گئی۔

''اللہ کا کرم تم بتاؤ؟''حیام نے خوش دلی سے جواب دیا

''ہمائل،آرش تم لوگ بتاؤ؟اور معیز اور عظمیٰ ں میں دکھ رہے۔''کنزا نے ہمائل سے پوچھا

''ہم بھی ٹھیک ہیں۔''ہمائل نے اسپاٹ انداز میں بولا۔

''میں بھی بالکل ٹھیک۔بھائی تو آسٹریلیا میں ہیں اور عظمیٰ آپی یونی ٹرپ کے ساتھ نادرن ایریاز گئی ہیں۔''آرش نے بمشکل مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

''اوہ صحیح۔چلو تم لوگ انجوائے کرو میں زرا باقی گیسٹس بھی دیکھ لوں۔''کنزا نے اپنی میکسی کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

''اللہ یہ ہیلز میں چل کیسے رہی ہے؟''عنایہ کنزا کے جاتے ہی بولی۔

''جیسے چلتے ہیں ''.اس بار جواب حیام کی طرف سے آیا تھا۔

"ہاہاہا "!آرش کا قہقہ گونجا۔

"انسان بن۔گھر نہیں ہے ہمارا۔"ضارف نے آرش کی کہنی پہ مکا مارتے ہوئے کہا۔

"ظالم آدمی آرام سے۔"

"ایڈی تو نازک کلی)اتنی تم نازک کلی "(ضارف نے آرش کی نوٹنکی پہ ایک اور مکا لگاتے ہوئے کہا۔

"hello guys!"کسی نووارد نے ان کے درمیان انٹری ماری۔

"السلام علیکم "!سعد نے سب سے پہلے جواب دیا۔

"کیسے ہو تم سب؟"نووارد نے سلام کا جواب دئے بغیر کہا۔

"اللہ کا کرم ہے "!اب کی بار جواب ہمائل کی طرف سے آیا۔

"اور کیا کر رہے ہو آجکل؟"وہ مخاطب لڑکوں سے تھا لیکن نظریں حیام پہ ٹکی تھیں۔اپنے اوپر نظروں کی تپش محسوس کرتے ہوئے حیام نے رخ موڑ لیا۔

"میں بینک میں مینیجر ہوں۔"سعد نے جواب دیا۔

"گڈ گڈ۔اور تم لوگ؟"

"میں فی الحال ایک ملٹی نیشنل کمپنی میں جاب کر رہا ہوں اور ساتھ میں بھائی اور سعد کے ساتھ بزنس بھی سٹارٹ کیا ہے۔"ہمائل نے اپنے سپاٹ انداز میں جواب دیا۔

"گریٹ۔تم لوگوں نے بھی دادا کی مارٹ چھوڑدی۔گڈ،ویری گڈ "!

نووارد کے لہجے میں تمسخر تھا۔" anyhowبزنس میں کوئی ہیلپ چاہیے ہو تو بتانا۔"اس نے احسان جتاتے لہجے میں کہا۔

"sorry to interruptلیکن ہمائل بھائی اپنی محنت سے جب بزنس شروع کر سکتے ہیں تو اسے چلا بھی سکتے ہیں۔"ضارف جو کب سے خاموش بیٹھا تھا بولا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں ہاں کیوں نہیں۔ویسے تم اور آرش بھی تو بتاؤ کیا کر رہے ہو اجکل؟"

"عمر بھائی ہم لوگ اپنی اپنی یونیورسٹی سٹارٹ ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔ایپٹیٹیوڈ دے دیا ہے اب آگے دیکھیں۔"اب کی بار آرش بولا۔

”اہاں صحیح ! چلو تم لوگ بیٹھو میں آتا ہوں “!عمر یہ کہہ کہ جیسے ہی گیا ویسے ہی حیام نے اسکو ٹھرکی اور چیپسٹر جیسے القابات سے نوازا۔

”اللہ یار کھانا کب کھلے گا؟“عنایہ نے حیام کا موڈ دیکھتے ہوئےٹاپک بدلا۔

”قسم سے اب تو چوہے دوڑ نہیں ناچ رہے ہیں “!آرش نے بھی عنایہ کی ہاں میں ہاں ملائی۔”یار ضارف جا پوچھ کھانے میں کتنی دیر ہے۔ صرف welcome drink پہ ٹرخادیا ہے۔“آرش نے ضارف سے کہا۔

”انسان بنو یار تم لوگ۔“سعد نے دونوں کو گھوری سے نوازا۔

”تو مجھے کھا لے۔“ضارف نے تنگ آ کہ آرش کو بولا۔

”اوہ خوف کر خدا کا میں انسان ہوں۔آدم خور تھوڑی ہوں۔“آرش نے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔

”تم ہمارا دماغ بھی تو کھاتے ہو تب یاد نہیں آتا کہ تم انسان ہو “! زرناب جو کب سے چپ بیٹھی تھی بولنا ضروری سمجھا۔

"یہ سراسر جھوٹ ہے۔بھئی جو چیز تمہارے پاس ہے یہی نہیں۔وہ میں کیسے کھا سکتا ہوں؟"آرش نے نہایت معصومیت سے جواب دیا۔آرش کی بات پہ زرناب خاموش ہوئی جب کی عنایہ کی بے ساختہ ہنسی نکلی۔ انکی اسی نوک جھوک میں تقریب کا اختتام ہوگیا۔

"اچھا چلیں بھائی اب چلتے ہیں۔"عباس صاحب نے جلال صاحب سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"یقین مانو مجھے بہت خوشی ہوئی تم لوگ آئے۔بہت شکریہ۔"جلال صاحب نے بھی خوشدلی سے جواب دیا۔"اچھا عباس ایک کام تھا تم سے۔ہم تین دن بعد عمرے پہ جا رہے ہیں اور عمر بھی بزنس ٹرپ کے سلسلے میں ایک ہفتے کے لئے دبئی جا رہا ہے۔اگر کوئی اعتراز نہ ہو تو کنزا کچھ دن تم لوگوں کے ساتھ رکنے آجائے؟"

"ارے بھائی صاحب کیسی باتیں کر رہے ہیں۔جیسے یہ سب ہیں میرے لئے ویسے ہی کنزا ہے۔ضرور آجائے۔"

"ارے بہت شکریہ۔پرسوں عمر اسے چھوڑنے آجائے گا اور جب وہ دبئی سے آئے گا تو واپس لے آئے گا۔"

"ارے بھائی کیسی باتیں کر رہے ہیں کنزا کا اپنا گھر ہے جب تک دل چاہے رکے۔"انہوں نے جلال صاحب کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے کہا۔"اب اجازت دیں۔"

****

یہ منظر ہے جلال ملک کے عالیشان بنگلے کا۔مہمانوں کو الوداع کہہ کر وہ سب لاؤنج میں موجود تھے۔

www.novelsclubb.com

"ڈیڈ ویسے ہمائل اور ضارف میں ایٹیٹیوڈ بہت ہے۔"عمر نے گرین ٹی کا سپ لیتے ہوئے کہا۔

"کوئی نہیں۔مجھے تو چاروں اچھے خاصے لگے۔"کنزا نے انسٹا سکرال کرتے ہوئے جواب دیا۔"البتہ زرناب تھوڑی بدتمیز سی لگی۔"

''مجھے تو سب ہی تمیز دار لگے۔سب بہت اچھے سے ملے تھے ''.اب کی بار فوزیہ بیگم نے مداخلت کی۔

''رہنے دیں ماما۔آپکو تو ہمارے علاوہ سب تمیز دار لگتے ہیں۔''کنزا نے چڑ کے جواب دیا۔

''ہاں تو ٹھیک ہی کہہ رہی ہے تم لوگوں کی ماں۔دیکھا تھا کتنے تمیز دار بچے تھے۔حالانکہ تم لوگوں کی ہی عمر کے تھے۔لیکن کتنے سلجھے ہوئے۔''جلال صاحب جو کب سے گہری سوچ میں بیٹھے تھے بولے۔

''اب آپکو کیا ہوگیا؟ہمارے بچے بھی تو اچھے ہیں۔لیکن اپکو ہمیشہ ان میں نقص ہی دکھتے ہیں۔''فوزیہ بیگم بھی کہاں چپ رہنے والوں میں سے تھیں۔

www.novelsclubb.com

''کاش میں لے اس وقت تمہاری بات نہ مانی ہوتی تو آج میری ہر خوشی میں میرا باپ شامل ہوتا۔''ماضی کا حوالہ دیتے ہوئےوہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

''انہیں کیا ہوا؟''جلال صاحب کے جاتے ہی کنزا بولی۔

"ارے چھوڑو انہیں۔اگر آج ہم وہاں ہوتے تو اُن سب کی طرح چھوٹے سے گھر میں رہتے۔انہی چھوٹی گاڑیوں میں سفر کرتے۔یہ تو میرے بھائی کا احسان ہے انہوں نے تمہارے ڈیڈ کو بزنس میں پارٹنر بنالیا۔لیکن اِنکو اپنے باپ،بہن بھائیوں اور انکی اولادوں سے فرصت نہیں۔"فوزیہ بیگم کے انداز میں حکارت،مغروریت،تمسخر سب کچھ تھا۔

عمر جو یہ سب سن کے اکتا چکا تھا اٹھا۔"میں بہت تھک گیا ہوں سونے جا رہا ہوں۔گڈ نائٹ "!

"گڈ نائٹ "!کنزا اور فوزیہ بیگم نے جواب دیا۔

لاؤنج سے کمرے میں آؤ تو جلال صاحب اپنی rocking chair پہ آنکھیں بند کۓ بیٹھے تھے۔ماضی ان کے دماغ کے پردوں پہ گھوم رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

** ماضی**

"بھائی جان کیوں جا رہے ہیں؟"عباس صاحب نے پوچھا۔

"ارے اس جگہ رکھا کیا ہے؟ہم یہاں سے نکلیں گے تو ہمارے بچوں کا مستقبل اچھا ہو سکتا ہے۔تم کیا چاہتے ہو معیز اور آرش کسی مقام پہ نہ پہنچیں؟ہماری طرح بس ابا کا مارٹ دیکھیں۔"

"بھائی جان اب تو مارٹ کی بھی تین برانچیں ہیں۔اور یہ لڑکے کچھ اور کر لیں گے آپ پریشان کیوں ہو رہے ہیں؟"اب کی بار اعجاز صاحب بولے۔

"اس چھوٹے سے محلے میں خراب ہو جائیں گے یہ لوگ۔آجکل کیسے حالات ہیں پتا ہے نہ تمہیں "!جلال صاحب کچھ بھی سننے کے موڈ میں نہیں تھے۔

"بھائی ابا نے کہا تو تھا کہ یہاں سے شفٹ ہو جائیں گے۔آپ مت جائیں۔پہلے بھائی،بھابھی اور اماں چھوڑ گئے۔اب آپ بھی جانے کی بات کر رہے ہیں ابا کو آپ کے ہونے سے کافی حوصلہ ہے۔"نگہت بیگم نے بھی انہیں روکنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

”چلیں۔سارا سامان پیک ہوگیا۔“فوزیہ بیگم ایک سوٹ کیس اور ایک ہینڈ کیری پکڑے کمرے سے آئیں۔

”ہم چلو۔“جلال صاحب نے اٹھتے ہوئے کہا۔”عمر کنزا چلو بچو۔“

آواز سنتے ہی عمر اور کنزا سب سے ملے۔کون جانتا تھا یہ انکی دوستی کا آخری دن تھا۔

”ابا ہم جا رہے ہیں۔چند مہینوں کی بات ہے میں آپ سب کو بلوالوں گا۔“جلال صاحب جاتے ہوئے بولے۔

”میاں اس گھر سے جس کو تم سے ملنا ہے ملے لیکن میرا تم سے ہر تعلق ختم۔تم نے اج تک اپنی ماں کی شہ پر اپنی مرضی کی۔تمہاری ہر جائز ناجائز خواہشات پوری کرنے کا یہ صلہ دیا ہے تم نے۔چلے جاؤ میری نظروں کے سامنے سے۔“اتنا بول کے عابد صاحب اپنے کمرے میں بند ہو گئے۔

”اللہ حافظ“جلال صاحب نے گھر کے باہر قدم نکالتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

اس موقع پر صرف فوزیہ بیگم اور جلال صاحب کی آنکھیں نم نہیں تھیں۔

کہتے ہیں نہ وقت ایک سا نہیں رہتا۔بالکل ٹھیک کہتے ہیں۔اس دن کے بعد سے وقت بدل گیا تھا۔ماضی کو یہیں روک کہ ہم حال میں واپس چلتے ہیں۔

****

ہر طرف سناٹا چھایا ہوا تھا۔آسمان نیلا ہو رہا تھا۔مارچ شروع ہوئےدوسرا دن تھا۔سارے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔کہیں کونے سے کھٹ کھٹ کی آواز آرہی تھی۔مانو گھر میں چور گھس آئےہوں۔وہ آہستہ آہستہ آواز کی طرف بڑھ رہی تھی۔حفاظت کے لئے ہاتھ میں موٹا سا ڈنڈا بھی پکڑ رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس وقت یہاں کیا کر رہی ہو؟"اس کے کندھے پہ کسی نے ہاتھ رکھ کے پوچھا۔

"یا اللہ "!وہ ڈر کے اچھلی۔"حد ہے ڈرا دیا۔کچن سے عجیب سی آواز آرہی تھی۔شاید چوہا یا بلی گھس گیا ہے۔تم بھی آجاؤ۔"

اب وہ دونوں خاموشی سے کچن کے دروازے پر پہنچ چکے تھے۔لیکن وہاں کا منظر دیکھ کے انکا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔ڈائننگ ٹیبل پہ وہ سب بیٹھے تھے۔آرش صاحب ان سب کو کچھ بتا رہے تھے۔زرناب نے گلا کھنکارا تو سب متوجہ ہوئے۔

"تم دونوں کہاں تھے؟"اریج نے سوال کیا۔

"ارے بھابھی یہ سب چھوڑیں۔اب اگر اتنا اندر آگۓ ہو تو پورا اندر آجاؤ۔"آرش نے انکو بھی دعوت دی۔

www.novelsclubb.com

"جلدی کرلو یار نیند آرہی ہے۔"اسد نیند سے خمار آلود لہجے میں بولا۔

"ہاں تو سب کو اپنی اپنی ڈیوٹی سمجھ آگئ؟میں ایک بار پھر دہرا رہا ہوں "!آرش نے سنجیدگی سے سب کو ایک نظر دیکھتے ہوئے کہا۔

”بھابھی،ماما،چچی اور پھوپھو آپ لوگ کھانے کا عہدہ سنبھالیں۔“

”اسد بھائی آپ نے ہمائل بھائی کو چھ بجے سے پہلے نہیں آنے دینا۔انکو آفس میں رکھنا آپکی ذمہ داری ہے۔“

”سعد بھائی آپ کل ایئرپورٹ سے معیز بھائی اور یونیورسٹی سے عظمیٰ آپی کو لائیں گے۔“

”زرناب اور عنایہ تم دونوں کل پوری چھت صاف کرو گی۔“

”میں،ضارف اور حیام ڈیکوریشن کا تمام کام دیکھیں گے۔“

”امید ہے سب کو سمجھ آگئی ہوگی۔میٹنگ برخاست ہوتی ہے۔“آرش نے اپنی بات مکمل کر کے بیلن رکھا جس کو وہ مائک کے طور پر استعمال کر رہا تھا۔سب اپنے اپنے کمروں میں سونے جا چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

****

صبح صبح ملک ہاؤس میں افراتفری کا ماحول تھا۔وجہ آرش کا جلدی اٹھنا تھا۔ہمائل کے آفس جاتے ہی اس نے اپنا چارج سنبھال لیا تھا۔

''جی تو کھانے کا مینیو بتایا جائے؟''آرش نے کچن میں داخل ہوتے ہوئےعالیہ بیگم سے پوچھا۔

''بیف پلاؤ،کباب اور میٹھے میں کیک۔''انہوں لے پیاز کاٹتے ہوئے جواب دیا۔

''کیا؟''مینیو سن کے اسکا منہ کھلے کا کھلا رہ گیا۔''بس؟سلاد،رائتہ،چٹنی ! یہ سب کہاں گیا؟آپ لوگ کھانوں کی فیملی کیوں نہیں مکمل کرتے؟''

وہ روہانسا ہوا۔

''بیٹا وہ تو ہوتا ہی ہے۔''نگہت بیگم نے اس کے سر پہ ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

''ہائے!شکر۔بس ٹھیک ہے میں کیک کا آرڈر دینے جا رہا ہوں۔بھابھی میرے آنے تک آپکی ایک ڈیوٹی ہے۔'' keystandسے چابی اتارتے ہوئےوہ بازل کو ناشتہ کرواتی اریج سے مخاطب ہوا۔

www.novelsclubb.com

"فرمایئے؟"

"اپنی چڑیل نندوں کو اٹھا کے بولیے گا اپنے اپنے حصے کا کام کرلیں۔یہ آرش ملک کا حکم ہے۔"اپنی شرٹ کا کالر جھاڑتے ہوئے ہو کہتا ہوا باہر نکل گیا۔

****

آسمان ہلکا نیلا ہو رہا تھا۔بادل جگہ جگہ ٹھہرے ہوئے تھے۔پہلی نظر پہ معلوم ہوتا جیسے روئی کے گولے ہوں۔ہمائل ملک نے جیسے ہی اپنے قدم بلڈنگ میں رکھے سب اسکی طرف متوجہ ہوئے۔یہ بلڈنگ ایک تین منزلہ آفس تھا جو ہمائل،سعد اور اسد کی دن رات محنت کا نتیجہ تھا۔

"گڈ مارننگ سر "!وہ جیسے ہی اپنے کمرے کے قریب پہنچا اسکے سیکریٹری ارسلان نے کہا

www.novelsclubb.com

''ہمم !گڈ مارننگ۔''

''سر وہ آپکے لئےکسی نے یہ بھیجا ہے۔''ارسلان نے لال گلابوں کا ایک خوبصورت گلدستہ ہمائل کو تھمایا۔

''کس نے بھیجا ہے؟''اس نے گلدستے کی دائیں جانب دیکھا ایک ننھا سا کارڈ چسپاں تھا۔

''پتا نہیں سر۔''

''چلو ٹھیک ہے۔لیکن اگلی بار میرے نام پہ کوئی چیز آئےتو بھیجنے والے کا نام ضرور پوچھنا۔

''اوکے سر''!

ہمائل اپنے آفس روم میں داخل ہوا۔چاروں دیواروں پر لائٹ گرے پینٹ کیا گیا تھا۔ایک دیوار پہ AC لگا تھا۔ایک طرف کھڑکے جب کے ایک طرف چھوٹا سا فش ایکویریم رکھا تھا۔وہ اپنی پاور چیئز پہ آکہ بیٹھا اور گلدستے سے کارڈ اتارا۔''! happy birthday ''اس نے مسکرا کر کارڈ سائڈ پہ رکھا،گلدستے کو اٹھایا اور اپنی ناک کے قریب

www.novelsclubb.com

لے گیا۔ابھی وہ خوشبو سونگھ رہا تھا کی اسکا موبائل بجا۔ unknown نمبر سے کال تھی۔

"السلام علیکم"!کال اٹھاتے ہی اس نے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام"!مقابل کوئی لڑکی تھی۔

"happy birthday!"سلام کے بعد کہا گیا۔

"جی؟"ہمائل کے ماتھے پہ بل آئے۔وہ اپنے گھر کی لڑکیوں کے علاوہ کسی لڑکی سے بات نہیں کرتا تھا۔

"آج برتھڈے ہے نہ آپکی۔آپکو سرپرائز کیسا لگا؟"

"کونسا سرپرائز؟کسی خیال کے تحت ہمائل نے ایک نظر گلدستے کو دیکھا۔

"ڈونٹ ٹیل می اپکو ابھی تک بُکے نہیں ملا"!

www.novelsclubb.com

لڑکی کا اتنا کہنا تھا ہمائل کے ماتھے پہ مزید بل آئے۔"محترمہ آپ جو کوئی بھی ہیں اپنی حد میں رہیں۔"وہ یہ کہہ کہ موبائل رکھنے ہی لگا تھا کہ مقابل نے اپنا نام بتا دیا۔

"جو کوئی بھی نہیں ہوں۔آپکی کزن ہوں۔کنزا جلال ملک۔"

ہمائل کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا۔اس نے کال کاٹنے میں ایک منٹ بھی نہیں لگایا۔موبائل پٹخنے کے انداز میں ٹیبل پہ رکھا۔غصے سے کارڈ اور گلدستہ اٹھا کہ کوڑے دان میں ڈال دیا۔وہ جو کب سے اس گلدستے کے پیچھے اپنے کزنز کی شرارت سمجھ رہا تھا حقیقت جان کے آگ بگولہ ہوگیا۔

دروازے پر دستک ہوئی۔ہمائل نے چند گہرے سانس لئے۔"یس"!

اس کے اجازت دیتے ہی دروازہ کھلا اور ایک نووارد داخل ہوا۔نووارد ہمائل کا ہم عمر تھا۔اونچا لمبا قد،بھوری آنکھیں،فرنچ داڑھی میں وہ سفید جینز پہ نیوی بلو شرٹ پہنے،ھاتھوں میں سلور گھڑی پہنے ہمائل کے سامنے والی کرسی پہ آ کہ بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"برتھڈے بوائے غصے میں کیوں ہے؟"

"کچھ نہیں یار۔"ہمائل نے سر پیچھے کی طرف گراتے ہوئے کہا۔

"خدانخواستہ ہیرو کی ہیروئن کا رشتہ تو نہیں ہوگیا؟"شرارت سے پوچھا۔

"نہیں یار۔"ہمائل نے نفی میں سر ہلایا۔

”تو پھر کیوں روٹھی محبوبہ بنا ہوا ہے؟“اب کی بار لہجے میں تھوڑا غصہ تھا۔

”مجھے چھوڑ اپنی بتا۔یہاں کیسے؟یہ تیری ڈیوٹی کا ٹائم ہے نہ؟“ہمائل نے بات پلٹی۔

”ڈی ایس پی فیضان شیخ تین دن کی چھٹی پہ ہے۔“فیضان نے کالر جھاڑتے ہوئے بتایا۔

”ڈی ایس پی فیضان شیخ کی تین دن کی چھٹی کی وجہ؟“ہمائل نے بھنویں اچکا کے سوال کیا۔

”تو نے اپنے غصے کی وجہ بتائی؟“سوال پہ سوال پوچھا گیا۔

”کچھ لو گے؟“ہمائل نے بحث ختم کرنے کی غرض سے بات بدلی۔

www.novelsclubb.com

”کچھ !!بیٹا ٹریٹ دے تیری سالگرہ ہے۔“فیضان نے ہاتھ باندھتے ہوئے کرسی سے ٹیک لگائی۔

”رات کو آجانا گھر کھانا کھانے۔“

”او مسٹر وہ تو میں آؤنگا ہی ابھی لنچ کروا۔“حکم دیا گیا۔

"تو ہمائل ملک کو حکم دے رہا ہے؟"ہمائل نے بھنویں اچکائیں۔

"یس !کوئی شک؟"بینیازی ہی بینیازی تھی۔

"چل یار ورنہ تو مجھے کھا جائے گا۔"ہمائل نے چابیاں اور موبائل اٹھاتے ہوئے کہا۔

"اتنا گندا ٹیسٹ بھی نہیں ہے میرا۔"فیضان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

****

"hello everyone!"آرش نے گھر میں داخل ہوتے ہوئےلاونج میں بیٹھی حیام اور عنایہ کو مخاطب کیا۔

www.novelsclubb.com

"ہم انگریز نہیں ہیں۔مسلمان ہیں۔سلام کرو۔"غبارے میں ہوا بھرتی عنایہ نے کہا۔

"السلام و علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ "!آرش نے سینے پہ ہاتھ باندھتے ہوئے مکمل سلام کیا۔

"انسان کبھی سیریس ہی ہو جاتا ہے۔"کچن سے آتی زرناب نے کہا۔

"تم رہو سیریس۔کسی نے منہ کیا ہے؟"آرش نے صوفے پہ گرتے ہوئے کہا۔

"کسی کی ہمت ہے آرش ملک کی دوست جو منہ کرے؟"زرناب نے اسی کے برابر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"یہ بات "!آرش نے آگے ہو کے ہاتھ کا مکہ بنا کے زرناب کے سامنے کیا تو زرناب نے بھی جوابی پنچ مارا۔

"تم دونوں کا کوئی دین ایمان ہے یا نہیں؟"ڈیکوریشن کا بقیہ سامان لاتے ضارف نے کہا۔اس کے حلیہ سے لگ رہا تھا وہ چھت پہ کافی دیر سے کام کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"الحمداللہ !دین بھی ہے ایمان بھی ہے۔تو بتا ساری کرسیاں لگادیں؟" آرش نے ضارف سے پوچھا۔

"ہاں لگادیں۔""یار پانی پلادو۔"آرش کو جواب دے کر اس نے وہاں بیٹھی تینوں لڑکیوں سے کہا۔

"یہ لو۔"کچن سے ٹرے میں لیموں پانی کے پانچ گلاس لاتیں عالیہ بیگم ضارف کو کسی فرشتے سے کم نہ لگیں۔

"جزاک اللہ !ممانی۔"ضارف نے ایک ہی سانس میں پورا گلاس پیتے ہوئے کہا۔

"زیادہ گرمی ہے؟"زرناب نے ضارف کی حالت دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"اتنی بھی نہیں ہے میں ابھی باہر سے آیا ہوں۔"کسی کے بولنے سے پہلے آرش نہ بولے ایسا کبھی ہوا تھا۔

"تم سے پوچھا تھا؟"عنایہ نے کشن آرش کو مارا۔

"وہ بولے میں بولوں ایک ہی بات ہے ".آرش نے بھی جوابی کاروائی میں کشن عنایہ کو مارا۔

اس سے پہلے کہ اُن دونوں کی لڑائی مزید بڑھتی کچن سے آتی نگہت بیگم نے عنایہ کو ڈانٹا۔

"تمہیں ہزار بار کہا ہے نہ کہ بات پہ لڑائی نہیں شروع کرتے۔اگر آرش نے جواب دیدیا تھا تو تمہیں ضرور بولنا تھا بیچ میں۔اگلے گھر جا

کہ میری ناک کٹوانا۔“انہوں نے ٹرے اٹھاتے ہوئے عنایہ کو ڈانٹا۔

”چلو ضارف جا کہ نہاؤ اور تم لوگ بھی اب سمیٹو یہ سب۔“

نگہت بیگم کے جاتے ہی ضارف اپنے کمرے میں چلا گیا۔زرناب نے سارے کشنز ٹھیک سے رکھے۔

”عنایہ “!وہ جانے ہی لگی تھی پیچھے سے آرش نے آواز دی۔

”فرماؤ؟“

”یہ لو۔مار لو۔“آرش نے صوفے سے اٹھا کے ایک کشن عنایہ کی طرف بڑھایا۔”لڑکی ہو یہ سمجھ کے پیچھے مت ہٹنا۔اپنے حق کے لئے ضرور لڑنا۔اوکے؟“

”اوکے بڑی “!عنایہ نے نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا اور کشن صوفے پہ رکھ کے چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

****

www.novelsclubb.com